باب : 33

علاج کا حق

جوناتھن طبی مدد کی خاطر جارج کے ہمراہیوں کے پیچھے پیچھے پیلس آف لارڈز سے باہر آیا۔ پیلس سے پرے اس بلاک کا بیشتر حصہ ایک سفید عمارت سے گھرا ہوا تھا۔ تھوڑا سا آگے بلاک کی ایک کھلی کھڑکی سے اچانک تکلیف دہ چیخیں بلندہونےلگیں۔ جوناتھن سڑک کے ساتھ تیزی سے چلتا ہوا کھڑکی تک پہنچا ہی تھا کہ اس کے پٹ بند ہونے لگے۔ اس نے کھڑکی کے ایک پٹ کو پکڑلیا اور اسے کھولے رکھا۔

”دفع ہوجاؤ،“ایک بھاری بھرکم منتظمہ قسم کی عورت اندر سے چلائی ۔ اس کا غصیلا سرخ چہرہ اس کی سفید یونیفارم کے بالکل الٹ تھا جس میں وہ سر سے انگوٹھے تک لپٹی ہوئی تھی۔

”یہاں ہو کیا رہا ہے؟“جوناتھن نےاصرارکیا۔ ”یہ کون چیخ رہا ہے؟“

”تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اب چلتے بنو!“

بے بس جوناتھن نے اپنی گرفت کو اور مضبوط کر لیا۔” نہیں، جب تک آپ مجھے بتائیں گی نہیں آپ کیا کر رہی ہیں!آپ کسی کومار پیٹ رہی ہیں!“

”ہاں، ہم کسی کو مار پیٹ رہے ہیں،“عورت نے کہا،” ہم ان کا علاج اورکیسے کریں؟ مجھ پر بھروسہ کرو میں ایک ڈاکٹر ہوں۔“

یہ درست تھا۔ جوناتھن نےاس کی یونیفارم پراس کا نام اورعہدہ کڑھا ہوا دیکھا، ’ڈاکٹرایبیگیل فلیکسنر‘ ،جوناتھن حیرانی سے بولا،”آپ لوگوں کا علاج کرنے کے لیے انہیں مارتی پیٹتی ہیں؟آپ انہیں بس تنہا کیوں نہیں چھوڑ دیتیں؟“

”ہمیں بد روحوں کو مارنا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ہمیں مریض کی پٹائی بھی کرنی پڑ جاتی ہے،“ ڈاکٹر نے جیسےکوئی حقیقتِ واقعہ بیان کی۔ جوناتھن کےضدی پن سے تنگ آ کر اس نے مدد کے لیےارد گرد نظردوڑائی تاکہ اس بےادب لڑکےسےنپٹا جاسکے۔” ہاں،ٹھیک ہے،“ اس نے جان چھڑاتے ہوئے کہا۔”میں ثابت کرسکتی ہوں کہ ہم لوگوں کی مدد کررہے ہیں۔ وہ ادھر سائیڈ والے دروازے سے آؤ، میں تمہیں دکھاتی ہوں یہاں کیاہورہا ہے۔“

جوناتھن شک میں مبتلا تھا مگربالآخراس نے پٹ کو چھوڑ دیا اورجہاں اسے بتایا گیا تھا ادھر کو چل پڑا۔ جارج اور دوسرے بھی اسی دروازے سے گزرے تھے لیکن اندر ان کی موجودگی کے کوئی آثار نہیں تھے۔ وہ ایک کمرے میں داخل ہوا، یہ ہرعمرکے لوگوں سے بھرا ہوا تھا جودیوار کے ساتھ کندھےسے کندھا ملائے بیٹھےیا کھڑے تھے۔کچھ اونچی آوازمیں کراہ رہےتھےاوراپنےہاتھ اورٹانگیں پھیلائے تھے جن پرپٹیاں اورکھپچیاں بندھی تھیں۔ کچھ دوسرے بڑبڑارہےتھے، بیتابی سے ٹہل رہے تھے، یا اپنے عزیزوں کو تسلی دے رہے تھے۔ بہت سے لوگوں کے ساتھ ان کے بستروں اورکھانا پکانے کے برتنوں کےڈھیرلگےتھےجو ان کے طویل قیام کا ثبوت تھے۔ جوناتھن سوچنے لگا ان لوگوں کو یہاں کتنا عرصہ انتظار کرنا ہوگا۔

ڈاکٹرفلیکسنرنےایک اندرونی دروازہ کھولااورجوناتھن کواشارہ کیا۔ مجمعے میں اچانک ہر قسم کی حرکت بند ہوگئی اوروہ چپ ساکت ہو گیا! جب وہ ان کے سامنے سے گزرا تو لوگ رشک سے جوناتھن کو دیکھنےلگے۔ ڈاکٹراسے جس کمرے میں لےگئی وہاں کوئی کھڑکی نہ تھی اوریہ ڈیسکوں،کلرکوں اورچھت تک کاغذات کے پلندوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ اس کے پیچھے چلتا ایک اور دروازے تک پہنچا جہاں سے وہ ایک چھوٹے سے بیضوی تھیٹر میں داخل ہوئے۔ جس میں دائرہ نما بالکونی نشستوں سے آراستہ تھی۔ کیمیائی اشیااوران کے تعفن کی تیز بو جوناتھن کے حواس پر چھانے لگی۔

متعدد لوگ بالکونی کی ریلنگ پر جھکے ہوئے تھے۔ نیچے، سفید لباس میں کئی مرداورعورتیں،جو بظاہرڈاکٹراورنرس معلوم ہوتے تھے،ایک کم اونچی میز پر بندھے لحیم شحیم مریض پرمصروفِ کار تھے۔

”اس مریض کےعلاج کے لیے،“ ڈاکٹر نے سنجیدگی کے ساتھ سرگوشی کی،” تجربہ کار معالج خون کی نالیوں کوکاٹ کر کھول رہے ہیں تاکہ خون کے ساتھ بد روحیں بھی باہر بہہ جائیں۔ بعض موقعوں پر ہم جونکوں سے بھی کام لیتے ہیں۔“ اس نے مریض کے ساتھ ایک اور میزکیطرف اشارہ کیا جس پرمختلف طرح کی چھریاں،آریاں اورمختلف سائز اورشکل کی بوتلیں سجی ہوئی تھیں۔ ایک بڑے سے دھاتی پیالے کے کناروں پر انسانی انگوٹھے کے سائز کی لجلجی جونکیں رینگ رہیں تھیں۔ جوناتھن کو ایسا محسوس ہواجیسے اس کا معدہ الٹ کر باہر آ جائے گا۔

"ناکامی کی صورت میں ہمارے سائنسدان بدروحوں کو کیمیائی مادوں کازہردیتےہیں۔ ہم سنکھیا،سرمےاورپارے کےمرکبات کوترجیحاً استعمال کرتے ہیں۔ میڈیکل سائنس میں ہم نے کتنی عظیم پیش رفت کی ہے!میرےالفاظ ذہن نشین کرلو،ایک صدی بعد معالجین ہماری کامیابیوں پرحیران ہوں گے۔"

"کیا یہ زہرمہلک نہیں؟"جوناتھن بولا۔ اسےیا دتھا کہ وہاں اپنے گھراس کے انکل چوہوں کو مارنے کے لیے ایسے ہی مرکبات جیسی چیزیں بیچتے تھے۔ اسے کچھ تھوڑا بہت یہ بھی یاد تھا کہ پرانےلوگ ایسے ہی خطرناک مادوں کا ذکر کیا کرتے تھے جنھیں پرانے زمانے میں طبی مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ لیکن کیا یہ سب کچھ بہت عرصہ پہلے ختم نہیں ہو چکا ہے؟

"کچھ نہیں ہو سکتا،"اس نے یقین دلاتے ہوئے کہا۔" کاٹو، بہاؤ اورزہردو، علاج کے محفوظ اورموثر طریقے یہی ہیں۔"

"اس میں کتنی کامیابی ہو جاتی ہے؟"

"بدروحوں کو ختم کرنے میں یہ علاج سوفی صد کامیاب رہتا ہے۔" وہ چمک اٹھی،" اورہمارے مریضوں کے بچنے کی شرح حیران کن ہے،ستائیس فیصد۔"

جوناتھن دیکھتا رہ گیا۔ ایک ڈاکٹرنےمریض کاپیٹ چاک کیااور خون کا فوارہ ابل پڑا۔"اسے کیا بیماری ہے؟"

"سختہ نما تھیلی کی اپسونین خرابی،"ڈاکٹرفلیکسزنےجواب دیا، "ہمیں یقین ہے۔"

"اس کےعلاج کا کوئی اورطریقہ بھی ہے؟"

"ہاں!" وہ غرائی،" کچھ لوگ دعویٰ کرتے ہیں، شکر خدا کاان عطائیوں کے پاس علاج معالجے کا لائسنس نہیں ۔ صرف اتنا کافی نہیں کہ خود ہمارے معالجوں کوسرٹیفکیٹ دے دیاجائےاورلوگ ان میں سےجس سے چاہیں علاج کرائیں۔ ہمیں دھوکہ بازوں کوبھی غیرقانونی قراردیناچاہیے۔ جوناجائزادویات،احمقانہ خوراک،پھپھوندی،پودوں،پنوں، لمس،دعا،تازہ ہوا،ورزش،اوربعض اوقات،تمہیں یقین نہیں آئے گا،"اس کی آنکھوں میں غصہ اترآیا،"قہقہے سےعلاج کرتے ہیں!اگروہ ہمارے ہاتھ آجائیں توہم انہیں چڑیا گھرمیں بند کرکےچابیاں کہیں پھینک دیں!"

"کیایہ علاج کامیاب ہوجاتےہیں،"جوناتھن نےنرمی سے پوچھا۔

"ہوں!اگر کامیاب ہو بھی جاتے ہیں تو یہ تو اتفاق کی بات ہے،" اس نے جواب دیا۔ جوناتھن نے د یکھا اس کا چہرہ پھول کر کپا بنا ہوا

ہے۔ اس کے سارے جسم کی رنگت سوائے اس کی سوجی ہوئی سرخ ناک کے جو کسی رنگ کی حامل تھی، تاریک آسمان جیسی تھی۔ اس کا سانس لینا بھی بس مار دینے والا تھا۔

”لیکن اگرکوئی مریض یہی علاج کروانا چاہےتو؟“جوناتھن نے چھیڑنے کے انداز میں کہا،”یہ زندگی ہے کس کی؟“

”بات یہ ہے!“وہ سنجیدہ ہو گئی۔ جوناتھن نے اس کا پسندیدہ موضوع چھیڑدیا تھا۔ ڈاکٹرجوناتھن کو پکڑکرریلنگ سے پرے لےگئی اوراپنے موٹے موٹےہاتھوں کوخود اپنے سامنے کر کے ایک ہاتھ اپنی ٹھوڑی پرلگاکرپرجوش انداز میں بولنے لگی،”کس کی ہے یہ زندگی؟ ان میں سے کچھ خود غرض مریض واقعتا سمجھتے ہیں کہ یہ زندگی خود ان کی ہے! وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ تمام زندگیاں سب کی ملکیت ہیں۔ ہم سب ایک نہ ٹوٹنے والی زنجیر میں پروئے ہوئے ہیں، اپنے آباو اجداد سے لے کر اپنی آل اولاد تک، سب ایک عظیم کُل سے جڑے ہوئے ہیں۔ معاشرے کی بھلائی کے لیے ضرروی ہے کہ تربیت یا فتہ پیشہ ورلوگ مریضوں کوخودان کی غلط سلط رائے سے محفوظ رکھیں۔ سوچوذرا!کچہ مریض حقیقتاً خود کومارنا چاہتے ہیں!اس بارے میں ہم زیادہ بہتر فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں ہیں کہ ان کا علاج کب اورکیسے کیا جائے۔“

اس نے سوچنے کے لیے تھوڑاسا توقف کیا،پھراپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولی،”پھر یہ کہ، کونسل آف لارڈز اس جزیرے پر علاج معالجے کے تمام اخراجات کے بل بخوشی ادا کرتی ہے۔ صحت مند محنت کشو ں کا فرض ہے کہ وہ ٹیکس لائن میں کھڑے ہوں،یہ کونسل کا حق ہے کہ وہ ان کی اہلیت کا فیصلہ کرے۔ مریضوں کا فرض ہے کہ وہ انتظار کرنے والوں کی قطارمیں کھڑے ہوں،یہ ہمارا حق ہے کہ ہم ان کی ضرورت کا فیصلہ کریں۔ دونوں قطاریں کسی نہ کسی دن مل جائیں گی،لہٰذا،ہمارے لیے یہ ممکن نہیں کہ ہم مریضوں کواتنی زیادہ لاگت والے فیصلے کرنے دیں اورعوام کا پیسہ ضائع ہونے دیں۔“

کمرے میں ایک تکلیف دہ کراہ کی آواز سنائی دی اور فرش پر رکھے بیسن میں مزید خون اکٹھا ہو گیا۔ معاونین نے احکامات آگے پہنچائے۔ سرجن کو مزید آلات اوراسفنج مہیا ہوئے۔ جوناتھن کے پاس کھڑی ڈاکٹرکاچہرہ کچہ گمبھیرہو گیا۔”مجھے اس کی تکلیف کا احساس ہے،“وہ بڑبڑائی ۔

"آپ لائسنس کیسے حاصل کرتے ہیں ، " جوناتھن نے پوچھا ،
" لوگوں کی زندگی اور موت کا فیصلہ کرنے کے لیے؟ "

"اس کی تیاری کے لیے کتنے ہی سال لگ جاتے ہیں۔ مسلمہ میڈیکل تربیت حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے،لا تعداد امتحان پاس کرنے پڑتے ہیں۔ کونسل آف لارڈز میں ہمارے دوستوں نے یہ فیصلہ کیا اورہم نے کورمپو کے دو میڈیکل سکولوں میں سے ایک کو بند کر دیا تاکہ اعلیٰ تر مسلمہ معیا رات کو برقرار رکھا جائے۔ یہ معیارات برسوں کی عالمانہ تحقیق اورمقدس روایات پرمبنی ہیں۔ ' بینیوو لینٹ پرو ٹیکیٹو گلڈ آف آرتھوڈوکس میڈیسن ' لائسنس دینے کا اختیار رکھتی ہےاورمعالجین کے لیےمعاشرے میں ان کےرتبےکےمطابق معاوضے کو یقینی بناتی ہے۔"

"اونچی تنخواہ؟" جوناتھن بولا۔

"بس اب اتنا ہی کافی ہے،" ڈاکٹر نے اپنی مصروفیت کا اظہار کرتے ہوئے جوناتھن کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔ لیکن جوناتھن سوال کرنے پر تلا ہوا تھا۔" آپ کیسے طے کرتے ہیں کہ کونسا ڈاکٹر اچھا ہے اورکونسا برا؟"

"ہم ایسےمواقع کوکم کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن میں لوگ کسی مدد کے بغیر کوئی فیصلہ کرسکیں اورغیرضروری غورو فکر کا شکارہوجائیں۔ برا ڈاکٹر،ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی،" اس نے فیصلہ صادرکیا۔ "تمام لائسنس یا فتہ ڈاکٹر برابر کی اہلیت رکھتے ہیں۔ ٹھیک ہے،ایسی افواہیں موجود ہیں۔ ہم اچھے اوربرے کی بکواس کو بند نہیں کر سکتے۔ لیکن ملنے والی رپورٹوں پر ہمارا کنٹرول ہمیں بتاتا ہے کہ یہ ساری بکواس بے بنیاد ہے۔" اس نے بڑی تیزی سے جوناتھن کو پچھلے دروازے سے باہر دھکیلا اورٹھک سے چٹخنی چڑھا دی۔